# علامہ سید سلیمان ندویؒ اور ماہنامہ 'معارف' اعظم گڑھ

پروفیسر ڈاکٹر محمد سہیل شفیق
لیکچرر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

**Prof. Dr. M. Sohail Shafiq**

**ABSTRACT:**

Darul-Musannifeen Azamgarh has contributed a number of valuable publications in the discipline of social sciences. Monthly 'Maarif' is an organ of Darul-Musannifeen. It is an International Islamic Research Journal. Maarif is among those research journals that are being published regularly since the beginning of 20th century. Syed Suleman Nadvi, was its first Editor. He edited this journal for 32 years. He also wrote hundreds of articles which published in Maarif.

دارالمصنفین کے ساتھ ساتھ 'معارف' علامہ شبلی نعمانی کا خواب تھا جسے ان کی وفات کے بعد شرمندۂ تعبیر ہونا نصیب ہوا۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی وفات سے پہلے دارالمصنفین کا ایک خاکہ تیار کیا تھا، لیکن اس کو عملی جامہ پہنا نہ سکے تھے۔ علامہ شبلی نعمانی کے رفقاء اور شاگردوں نے ان کے انتقال (۱۹۱۴ء) پر یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی بساط بھر ان کی تمام تحریکوں اور منصوبوں کو وہ زندہ رکھیں گے۔ سید سلیمان ندوی آپ کی رحلت کے بعد پونا کی ملازمت چھوڑ کر اعظم گڑھ چلے آئے، اور مولانا مسعود علی ندوی کے انتظامی تعاون اور مولانا عبدالسلام ندوی کے علمی اشتراک

سے ۱۹۱۵ء میں دارالمصنفین کی بنیاد ڈالی۔ (۱) اس کے بعد ایک علمی، دینی و تحقیقی ماہنامہ (معارف) کے اجراء کے لئے مراحل طے کئے گئے۔ ۱۹۱۶ء میں پریس قائم کر کے ماہنامہ معارف کا اجراء عمل میں آیا، دفتر اور کتب خانہ کی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ (۲)

علامہ شبلی نعمانی کے تلامذہ خصوصاً علامہ سید سلیمان ندوی کی بے نظیر علمی صلاحیت اور شبانہ روز جدوجہد اور انتھک محنت نے دارالمصنفین کو بامِ عروج پر پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کے پیش نظر ہمہ وقت یہ حقیقت رہی کہ قوموں کی تمام ترقیاں خیالات کی بلندی و اصلاح پر منحصر ہوتی ہیں اور ملک کے خیالات میں انقلاب صرف لائق اہلِ قلم ہی پیدا کر سکتے ہیں۔ یہی مقصد دارالمصنفین کے قیام کا تھا چنانچہ انھوں نے دارالمصنفین کے ذریعہ اہل علم وقلم کی تربیت پر خاص توجہ دی جس کا ثمرہ یہ مرتب ہوا کہ اہل علم وقلم کی ایک معتد بہ تعداد اسی ادارہ کی توجہ وتربیت کی بدولت مصنف بن کر نکلی۔ (۳) سید صاحب کی مسلسل محنت اور کوششوں نے دارالمصنفین کو ہندوستان کا ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا ایک موقر علمی و تصنیفی ادارہ بنادیا جس نے مسلمانوں کی علمی و فکری اور سیاسی تاریخ کی تدوین کے ساتھ تاریخ نویسی کا بلند معیار بھی دنیا کے سامنے پیش کیا۔

سید سلیمان ندوی کی شخصیت مجموعہ کمالات تھی۔ آپ ادیب وانشاء پرداز، شاعر، مفسر، محدث، متکلم، سوانح نگار، مورخ، محقق، نقاد اور ماہر تعلیم تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ سیرت نگار رسول اعظم ﷺ تھے۔ (۴) یہ امتیاز بھی سید صاحب کو حاصل ہے کہ آپ نے سیرت کا دائرہ صاحب سیرت ﷺ کی سیرت طیبہ، حالات وواقعات اور شمائل وعادات سے آگے بڑھا کر پیغام محمدی، تعلیمات نبوی اور شریعت اسلامی کے تمام شعبوں تک وسیع کر دیا ہے۔ بعثت محمدی اور سیرت نبوی کی وسعت وجامعیت، اس کی بے خطا رہبری ورہنمائی اور ہر عہد میں حیات انسانی اور نسل آدم کے لیے ہدایت وسعادت کے اس سامان کو آپ نے اس طرح علمی انداز میں پیش کیا، اور دوسرے پیشوایان مذاہب اور ان کی تعلیمات سے تقابلی مطالعہ کا ایسا اہتمام کیا کہ یہ کتاب ہر ملک کی نئی تعلیم یافتہ نسل کے لیے رشد وہدایت کا ایک صحیفہ، اور ذات نبوی ﷺ سے گہرے تعلق کا

ایک قوی ذریعہ بن گئی۔(۵)

سید سلیمان ندوی ماہنامہ 'معارف' اعظم گڑھ کے پہلے مدیر تھے۔آپ نے ۱۹۱۶ء سے ۱۹۴۹ء تک معارف کی ادارت کے فرائض انجام دیے۔۱۹۴۶ء میں سید صاحب نے نواب حمید اللہ خان والئی بھوپال کی دعوت پر بھوپال کے دار القضاء اور عربی مدارس کی سربراہی قبول فرمائی جہاں آپ چار برس تک رہے اس زمانے میں بھی دار المصنفین اور معارف سے آپ کا قلبی و علمی تعلق باقی رہا اور اس کی نظامت بھی آپ کے ہاتھوں میں رہی۔۱۹۴۹ء میں سید صاحب پاکستان آگئے۔۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء میں ۶۹ سال کی عمر میں کراچی میں آپ کا انتقال ہوا۔(۶)

معارف اعظم گڑھ کا پہلا شمارہ رمضان المبارک کے مہینہ ۱۳۳۴ھ (مطابق جولائی ۱۹۱۶ء) میں سید صاحب کی ادارت میں نکلا۔شروع کے شماروں میں بیشتر مضامین آپ ہی کے ہیں۔رسالہ کی ادارت کے فرائض کے ساتھ ساتھ استاذ مرحوم (علامہ شبلی نعمانی) کے چھوڑے ہوئے مسودات اور سیرۃ النبی ﷺ کی ترتیب وتبویب میں بھی مشغول رہتے، رفقاء کے لیے علمی لائحہ عمل تیار کرنے اور دار المصنفین کے مربیوں اور ہمدردوں کا حلقہ پیدا کرنے کا بار بھی آپ ہی پر تھا۔(۷)

جب معارف اشاعت پذیر ہوا تو پوری دنیا جنگ عظیم اول کی ہلاکت آفرینیوں سے گذر رہی تھی۔ہندوستان کی سیاسی بساط پر بھی بہت کچھ ہلچل تھی۔غیر یقینی کی ان فضاؤں میں جبکہ کاغذ کی گرانی اور سامان طبع کی نایابی کی وجہ سے بعض پرانے مطابع بھی بند ہو رہے تھے۔ایک خالص علمی و تحقیقی ماہنامہ نکالنا بظاہر گھاٹے کا سودا بلکہ یک گونہ دیوانہ پن معلوم ہوتا تھا۔جب 'معارف' کا اجراء ہوا تو چند ہی قابل ذکر ماہنامے شائع ہو رہے تھے مثلاً کانپور سے ''زمانہ''، لکھنو سے ''الناظر''، آگرہ سے ''نقاد'' اور لاہور سے ''مخزن'' نکلتے تھے۔ان میں سے ''الناظر'' کے سوا تمام رسائل ادبی نوعیت کے تھے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سنجیدہ، ٹھوس، علمی و تحقیقی مضامین کی نہ ملک میں مانگ ہے نہ ذوق۔لیکن جب معارف شائع ہونا شروع ہوا تو اس کی پذیرائی نے اس

مفروضہ کو غلط ثابت کردیا۔(۸)

سید سلیمان ندوی معارف کے پہلے شمارے میں شذرات کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''ملک میں اس وقت علم و مذہب کے متعلق جو خیالات بھی پھیلے ہوئے ہیں وہ بالکل غیر معتدل ہیں، کچھ ایسے اشخاص ہیں جو عقل پرستی کے غرور میں مذہب اور مذہبی علوم کے ساتھ تمسخر سے نہیں شرماتے، دوسری طرف حامیان مذہب وعلوم مذہبی کا جمود عام ہے جو عقل وعلم، مصالح وحکم، فلسفہ و اسرار کی ضرورت سے منکر ہے، ملک میں دونوں قسم کے مضامین اور تصنیفات ہر روز شائع ہوتے ہیں، ہماری جماعت صلح عام کی منادی ہے، وہ دونوں فریق کو دعوت دیتی ہے، وہ جدید علوم، تازہ خیالات، نئی تحقیقات کی بجان ودل خریدار ہے، لیکن اس کے معاوضہ میں بزرگوں کا اندوختہ نہیں کھونا چاہتی، ان نادانوں پر ہنسی آتی ہے جو تمام سرمایہ عمر دے کر بازار فرنگ کی ہر چمکتی ہوئی چیز کے خریدار بن جاتے ہیں، ہر چیز کو خریدنے سے پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ کیا ہمارے بزرگوں کے تاریک تہہ خانوں میں، ویران خرابوں میں اور مدفون خزانوں میں یہ موجود تو نہیں؟ اگر ہیں تو وہ کون احمق ہوگا جو گھر میں ایک چیز چھوڑ کر اسی کی تلاش میں گلیوں اور بازاروں کی آوارہ گردی قبول کرے گا۔(۹)

ماہنامہ معارف کے مقاصد اور اہداف کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

''معارف سے جن خدمات کی توقعات رکھنی چاہیے اور اس کے مقاصد میں جو نوعیت پیش نظر ہوگی وہ حسب ذیل ہے:

''فلسفہ حال کے اصول اور اس کا معتد بہ حصہ پبلک میں لایا جائے عقائد

اسلام کو دلائل عقلی سے ثابت کیا جائے۔ علوم قدیمہ کو جدید طرز پر از سرِ نو ترتیب دیا جائے۔ علوم اسلامی کی تاریخ لکھی جائے اور بتایا جائے کہ اصل حصہ کہاں تک تھا اور مسلمانوں نے اس پر کیا اضافہ کیا۔ علوم مذہبی کی تدوین اور اس کے عہد بہ عہد کی ترقیوں کی تاریخ ترتیب دی جائے، اکابر سلف کی سوانح عمریاں لکھی جائیں جن میں زیادہ تر ان کے مجتہدات اور ایجادات سے بحث ہو۔ عربی زبان کی نادر الفن اور کمیاب کتابوں پر ریویو لکھا جائے اور دکھایا جائے کہ ان خزانوں میں ہمارے اسلاف نے کیا کیا زر و جواہر امانت رکھے ہیں اور سب سے آخر لیکن سب سے اول یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق عقلی، ادبی، تاریخی، تمدنی اور اخلاقی مباحث جو پیدا ہو گئے ہیں ان پر محققانہ مضامین شائع کیے جائیں۔ اگر صرف انھی مقاصد پر قناعت کر لی جائے تو بھی ہمارے نزدیک بڑا کام ہے لیکن چونکہ یہ مضامین عموماً روکھے پھیکے اور مذاق عام میں بے مزہ ہوں گے۔ اس لئے ادبیات، مباحث حاضرہ، مطبوعات جدیدہ، انتقاد و تقریظ اور استفسارات علمیہ کے عنوانات سے ان کی تلخی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی''۔(۱۰)

سید صاحب کے شذرات نہایت اہم ہوتے تھے۔ عموماً مختلف النوع وقتی امور و مسائل اور کبھی کبھی مستقل معاملات پر شذرات میں اظہار خیال کرتے تھے، اس لیے ان کے شذرات ،مسائل و مباحث کے تنوع کی حیثیت سے دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتے ہیں، اور ان سے گذشتہ پینتیس سال کی قومی و ملی تحریکوں، مختلف خیالات و رجحانات اور دوسرے پیش آمدہ حالات و واقعات کی تاریخ مرتب کی جاسکتی ہے۔(۱۱) سید صاحب اپنے شذرات کے ذریعے مسلمانوں کو دینی اور ملی احیاء کی تلقین فرماتے رہے۔ ان کے آخری شذرات جون ۱۹۵۰ء کے معارف میں

شائع ہوئے، جس کا آخری ٹکڑا یہ ہے:

"ہم ہندو مسلمانوں کے ملاپ اور میل جول پر دل سے یقین رکھتے ہیں، لیکن یہ قطعاً ضروری نہیں کہ اس غرض کو دین دھرم کا فرق مٹا کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، بلکہ ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان رہ کر بھی اس غرض کو حاصل کر سکتے ہیں، جس کی مثالیں انگریزوں کی دی ہوئی تعلیم سے پہلے ہندوستان میں کثرت سے تھیں اور اب بھی ہیں۔" (۱۲)

ماہنامہ معارف کے مقاصد میں ایک یہ بھی تھا کہ اسلام اور اسلامی علوم وفنون کی تاریخ مرتب کی جائے اور اسے جدید اسلوب و انداز کے مطابق پیش کیا جائے۔ چنانچہ سید صاحب نے معارف میں خود بھی تاریخ اسلام اور ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے علمی وتمدنی پہلوؤں پر مقالات لکھے۔ اور مستشرقین کے تعصبات پر مبنی بیانات کی تردید کی۔ سید صاحب نے دو درجن سے زائد علمی، ادبی، تحقیقی اور تاریخی کتب سپرد قلم کیں۔ اس کے علاوہ علم و ادب، تحقیق وتنقید اور تاریخ کے موضوع پر سینکڑوں مقالات بھی سپرد قلم کیے جو ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ کے علاوہ ملک کے دوسرے اہم علمی رسائل کے صفحات میں منتشر ومحفوظ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک مستقل علمی کارنامہ اور حکمت و دانش، دقت نظری، دقیقہ رسی اور معلومات کا گنجینہ ہے۔ ان میں سے بعض اہم علمی و تاریخی مقالات کو تین جلدوں میں مرتب کر کے مقالات سلیمان کے نام سے دارالمصنفین نے شائع کیا ہے۔ (۱۳)

سید صاحب، معارف کے شذرات لکھتے وقت ہمیشہ یہ خیال رکھتے کہ کہیں سے انا کی بو نہ آئے، اکثر ایسا ہوا کہ اگر کہیں "میں" لکھ جاتے تو اس کو کاٹ کر ایڈیٹر معارف یا خاکسار یا ہیچمدان بنا دیتے۔ اپنے نام کی رعایت سے ہیچمدان ہی لکھنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ اپنی تحریر کے مسودے اکثر اپنے شاگردوں کو نظر ثانی کرنے کے لیے بلاتکلف دے دیتے اور ان کے مشوروں کو قبول کرنے میں مطلق تامل نہ کرتے۔ (۱۴)

معارف کے پہلے شمارے (جولائی ۱۹۱۶ء) میں ان کا مقالہ ''روزہ'' پر تھا۔ ۱۹۱۷ء کے علمی مضامین میں ''اہل السنت والجماعت'' بڑا مقبول ہوا۔ پہلے یہ معارف کے کئی نمبروں میں شائع ہوا، پھر رسالہ کی صورت میں چھپا، اس کے کئی ترجمے ملیالم، تیلگو اور بنگلہ زبانوں میں بھی ہوئے۔(۱۵) ۱۹۱۸ء کے معارف میں ان کے جو مضامین شائع ہوئے، ان میں ''ہندوؤں کی علمی اور تعلیمی ترقی میں مسلمانوں کی کوششیں'' کی طرف خاص طور پر لوگوں کی نظریں اٹھیں، اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے قریب لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اربابِ تحقیق کو اس سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ سید صاحب کی نظر تاریخ ہند بھی کتنی گہری ہے۔ اس مضمون کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔(۱۶)

۱۹۱۹ء میں سید صاحب نے سید الاحرار مولانا فضل الحسن حسرت موہانی کی رہائی کی تقریب میں ''نظر بندانِ اسلام'' کے عنوان سے معارف کے کئی شماروں میں ایک مضمون لکھا جو بہت پسند کیا گیا۔ ۱۹۲۰ء میں سید صاحب نے ''خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام'' اور ''خلافت اور ہندوستان'' کے عنوان سے دو اہم تاریخی مضامین معارف کے کئی شماروں میں لکھے، جو علیحدہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں بھی شائع ہوئے، ان رسالوں سے تحریکِ خلافت کو بڑی مدد ملی۔(۱۷) ۱۹۲۸ء میں سید صاحب نے ''ہندوستان اور علم حدیث'' کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا جو دلچسپی سے پڑھا گیا، اس موضوع پر اردو میں یہ پہلا مضمون تھا، اس کی اشاعت کے بعد دوسرے اہلِ قلم نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا۔(۱۸)

دسمبر ۱۹۳۲ء کے معارف میں سید صاحب نے اسلامی ہند کی مکمل تاریخ کی تدوین و ترتیب کا ایک خاکہ ملک کے سامنے پیش کیا۔ آپ لکھتے ہیں:

> '' ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد اور سلاطین اسلام کی بادشاہی اور حکومت اور مسلمانوں نے اس ملک کو جو ترقی دی اور یہاں جو تمدن پیدا کیا ان سب کی ایک مفصل و مکمل اسلامی تاریخ کی ضرورت تاریخی، علمی، قومی اور سیاسی ہر حیثیت سے روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ لیکن

یہ کام اس قدر اہم ہے کہ اس کو صرف شخصی ہمت سے انجام دینا مشکل ہے۔ارباب نظر کی نگاہیں اس کے لیے برابر دارالمصنفین پر پڑ رہی ہیں،دارالمصنفین نے اب تک اس خدمت کے انجام دینے سے اس لیے پہلوتہی کی کہ اس کے لیے گرانقدر مصارف کی ضرورت ہے،جس کے لیے اس کا موجودہ سرمایہ کافی نہیں۔اس کام کے لیے اس کو جو ضرورت درپیش ہے اس کا مختصر خاکہ حسبِ ذیل ہے:

۱۔ تاریخ ہند کے غیر مطبوعہ قلمی نسخوں کی فراہمی اس کی نقل اور ہوسکے تو اس کی خریداری۔

۲۔ تاریخ کی جو مطبوعہ کتابیں ہیں ہمارے پاس نہیں ہیں ان کو حاصل کرنا۔

۳۔ یورپین زبانوں میں قدیم یورپین سیاحوں نے مغلوں کے عہد کے جو احوال لکھے ہیں یا آج کل انگریزی میں ہندوستان کی جو قابل ذکر تاریخیں لکھی گئی ہیں ان کو خرید کر یا ہدیۃً حاصل کرنا۔

۴۔ مرہٹوں اور سکھوں نے اپنے اپنے عہد کے جو تاریخی مواد فراہم کیے ہیں ان کو جمع کرنا۔

۵۔ مختلف کتب خانوں میں ہندوستان کی تاریخ کے متعلق جو نادر قلمی کتابیں موجود ہیں سفر کر کے ان کا مطالعہ اور ان سے مواد فراہم کرنا۔

۶۔ کتابوں کی ترتیب و تدوین کے لیے چند لائق اشخاص کی خدمت مناسب معاوضہ پر حاصل کرنا۔

۷۔ تیار شدہ کتابوں کو چھاپ کر شائع کرنا۔(۱۹)

سید صاحب کی ان تجاویز کی پورے ملک نے تائید کی،چنانچہ دارالمصنفین نے بعض اہل قلم کی خدمات حاصل کر کے اس اہم کام کو شروع کیا۔(۲۰)

ذیل میں ہم سید صاحب کے ان مضامین کی فہرست پیش کرتے ہیں جو معارف،اعظم

گڑھ کی زینت بنے۔(۲۱)

## مقالات ومضامین سید سلیمان ندوی مطبوعہ معارف اعظم گڑھ

| نمبر شمار | جلد | شمارہ نمبر | تاریخ | عنوان |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | ۱ | ۱ | جولائی ۱۹۱۶ء | روزہ |
| ۲۔ | ۱ | ۲ | اگست ۱۹۱۶ء | قرآن مجید پر تاریخی اعتراضات (آزر) |
| ۳۔ | ۱ | ۳ | ستمبر ۱۹۱۶ء | خواب تمنا |
| ۴۔ | ۱ | ۳ | ایضاً | قرآن مجید پر تاریخی اعتراضات (مریم بنت عمران، اخت ہارون) |
| ۵۔ | ۱ | ۴ | اکتوبر ۱۹۱۶ء | کشف حقیقت |
| ۶۔ | ۱ | ۵ | نومبر ۱۹۱۶ء | ایضاً |
| ۷۔ | ۱ | ۶ | دسمبر ۱۹۱۶ء | سیر الصحابہ کی تدوین وتالیف |
| ۸۔ | ۱ | ۷ | جنوری ۱۹۱۷ء | جنت سبا |
| ۹۔ | ۱ | ۸ | فروری ۱۹۱۷ء | اسلامی ہندوستان کا عہد آخر اور علوم جدیدہ |
| ۱۰۔ | ۱ | ۱۰ | اپریل ۱۹۱۷ء | نظام اور اس کا فلسفہ |
| ۱۱۔ | ۱ | ۱۱ | مئی ۱۹۱۷ء | ارض القرآن |
| ۱۲۔ | ۱ | ۱۲ | جون ۱۹۱۷ء | اہل السنۃ والجماعۃ |
| ۱۳۔ | ۲ | ۱ | جولائی ۱۹۱۷ء | ایضاً |
| ۱۴۔ | ۲ | ۲ | اگست ۱۹۱۷ء | ایضاً |
| ۱۵۔ | ۲ | ۳ | ستمبر ۱۹۱۷ء | ایضاً |
| ۱۶۔ | ۲ | ۴ | اکتوبر ۱۹۱۷ء | حسین بن منصور حلاج کی تاریخی شخصیت |
| ۱۷۔ | ۲ | ۵ | نومبر ۱۹۱۷ء | مسلمانان ہند کی تنظیم مذہبی |
| ۱۸۔ | ۲ | ۶ | دسمبر ۱۹۱۷ء | وصایائے شاہ ولی اللہ دہلوی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹۔ | ۲ | ۷ | جنوری ۱۹۱۸ء | ہندوؤں اور عربوں کے تعلقات علمی |
| ۲۰۔ | ۲ | ۸ | فروری ۱۹۱۸ء | سلطان ٹیپو |
| ۲۱۔ | ۲ | ۱۱ | مئی ۱۹۱۸ء | ہندوؤں کی علمی و تعلیمی ترقی |
| ۲۲۔ | ۲ | ۱۲ | جون ۱۹۱۸ء | ایضاً |
| ۲۳۔ | ۳ | ۱ | جولائی ۱۹۱۸ء | ہندوؤں کی علمی و تعلیمی ترقی میں مسلمانوں کی کوششیں |
| ۲۴۔ | ۳ | ۲ | اگست ۱۹۱۸ء | ایضاً |
| ۲۵۔ | ۳ | ۳ | ستمبر ۱۹۱۸ء | ہندوؤں کی علمی و تعلیمی ترقی (ہندو فارسی شعراء) |
| ۲۶۔ | ۳ | ۴ | اکتوبر ۱۹۱۸ء | ہندوؤں کی علمی و تعلیمی ترقی (ہندو ادبائے فارسی) |
| ۲۷۔ | ۳ | ۵ | نومبر ۱۹۱۸ء | ہندوؤں کی علمی و تعلیمی ترقی (ہندو علوم عقلیہ) |
| ۲۸۔ | ۳ | ۶ | دسمبر ۱۹۱۸ء | ہندوؤں کی علمی و تعلیمی ترقی<br>(ہندو اور طب و تصوف و موسیقی و مصوری) |
| ۲۹۔ | ۳ | ۷ | جنوری ۱۹۱۹ء | ہمارے موجودہ نظر بندان اسلام |
| ۳۰۔ | ۳ | ۸ | فروری ۱۹۱۹ء | نظر بندان اسلام (بتقریب رہائی سید الاحرار سید فضل الحسن حسرت موہانی) |
| ۳۱۔ | ۳ | ۹ | مارچ ۱۹۱۹ء | ہمارے موجودہ نظر بندان اسلام |
| ۳۲۔ | ۴ | ۳ | ستمبر ۱۹۱۹ء | مجسمہ اور تصویر کے متعلق اسلام کا شرعی حکم |
| ۳۳۔ | ۴ | ۴ | اکتوبر ۱۹۱۹ء | ایضاً |
| ۳۴۔ | ۴ | ۵ | نومبر ۱۹۱۹ء | تاریخ وفات نبوی |
| ۳۵۔ | ۵ | ۶ | جون ۱۹۲۰ء | انڈیا آفس لائبریری میں اردو کا خزانہ |
| ۳۶۔ | ۶ | ۳ | ستمبر ۱۹۲۰ء | عورت اور اسلام |
| ۳۷۔ | ۶ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۰ء | آیت استخلاف |
| ۳۸۔ | ۶ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۰ء | خلافت اور ہندوستان |
| ۳۹۔ | ۷ | ۱ | جنوری ۱۹۲۱ء | تشکیلات الاسلام |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۰۔ | ۷ | ۲ | فروری ۱۹۲۱ء | مسئلہ خلافت کے متعلق چند شکوک کا ازالہ |
| ۴۱۔ | ۷ | ۲ | ایضاً | تشکیلات الاسلام |
| ۴۲۔ | ۸ | ۳ | ستمبر ۱۹۲۱ء | سلاطین اسلام کے بیعت نامے |
| ۴۳۔ | ۸ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۱ء | خلافت آل عثمان اور ہندوستان |
| ۴۴۔ | ۸ | ۵ | نومبر ۱۹۲۱ء | خلافت اسلامیہ اور دنیائے اسلام |
| ۴۵۔ | ۸ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۱ء | خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام |
| ۴۶۔ | ۹ | ۲ | فروری ۱۹۲۲ء | ایضاً |
| ۴۷۔ | ۹ | ۳ | مارچ ۱۹۲۲ء | ایضاً |
| ۴۸۔ | ۹ | ۴ | اپریل ۱۹۲۲ء | ایضاً |
| ۴۹۔ | ۹ | ۵ | مئی ۱۹۲۲ء | علمائے روس |
| ۵۰۔ | ۹ | ۶ | جون ۱۹۲۲ء | دنیائے اسلام اور مسیحیت |
| ۵۱۔ | ۱۰ | ۵ | نومبر ۱۹۲۲ء | دنیائے اسلام میں ذہنی انقلاب |
| ۵۲۔ | ۱۲ | ۱ | جولائی ۱۹۲۳ء | محبت الٰہی اور اسلام |
| ۵۳۔ | ۱۲ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۳ء | جزیرۃ العرب |
| ۵۴۔ | ۱۲ | ۵ | نومبر ۱۹۲۳ء | ارض حرم اور اس کے احکام ومصالح قرآن مجید کی روشنی میں |
| ۵۶۔ | ۱۲ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۳ء | ایضاً |
| ۵۷۔ | ۱۳ | ۱ | جنوری ۱۹۲۴ء | ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا؟ |
| ۵۸۔ | ۱۳ | ۲ | فروری ۱۹۲۴ء | شعر العجم اور عمر خیام |
| ۵۹۔ | ۱۳ | ۴ | اپریل ۱۹۲۴ء | سیرۃ نبوی کی ایک نظر پر نظر |
| ۶۰۔ | ۱۳ | ۵ | مئی ۱۹۲۴ء | ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا؟ |
| ۶۱۔ | ۱۴ | ۲ | اگست ۱۹۲۴ء | ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیونکر ہوئی؟ |
| ۶۲۔ | ۱۴ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۴ء | بدنصیب کشمیر اور عدل شاہجہان |
| ۶۳۔ | ۱۴ | ۵ | نومبر ۱۹۲۴ء | سلاطین نجد اور ان کا مذہب |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۶۴۔ | ۱۵ | ۵ | مئی ۱۹۲۵ء | ملک عرب کی تعلیمی حالت |
| ۶۵۔ | ۱۶ | ۱ | جولائی ۱۹۲۵ء | شغل تکفیر |
| ۶۶۔ | ۱۶ | ۲ | اگست ۱۹۲۵ء | عالم اسلام کی تنظیم کا مسئلہ اور مسلمانوں کا انتشار خیال |
| ۶۷۔ | ۱۶ | ۳ | ستمبر ۱۹۲۵ء | ایضاً |
| ۶۸۔ | ۱۶ | ۵ | نومبر ۱۹۲۵ء | نظم ملت |
| ۶۹۔ | ۱۶ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۵ء | مسلمانوں کی بے تعصبی کی ایک اور دستاویز |
| ۷۰۔ | ۱۷ | ۱ | جنوری ۱۹۲۶ء | محمد بن عمر واقدی اور سیرہ میں علمائے مستشرقین کی ایک نئی غلطی |
| ۷۱۔ | ۱۷ | ۲ | فروری ۱۹۲۶ء | مدراس کا تیسرا خطبہ (احادیث و سیر کی تحریری تدوین) |
| ۷۲۔ | ۱۷ | ۳ | مارچ ۱۹۲۶ء | جمیعۃ العلماء کا خطبہ صدارت |
| ۷۳۔ | ۱۷ | ۴ | اپریل ۱۹۲۶ء | احکام القرآن |
| ۷۴۔ | ۱۸ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۶ء | حجاز کے کتب خانے |
| ۷۵۔ | ۱۸ | ۵ | نومبر ۱۹۲۶ء | ایضاً |
| ۷۶۔ | ۱۸ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۶ء | ایضاً |
| ۷۷۔ | ۱۹ | ۱ | جنوری ۱۹۲۷ء | پھر واقدی (امام زہری پر پروفیسر گولیم کا خط بنام اڈیٹر اسلامک ریویو، ووکنگ) |
| ۷۸۔ | ۱۹ | ۲ | فروری ۱۹۲۷ء | مسلمان حکما اور یونانی مذاہب فلسفہ |
| ۷۹۔ | ۱۹ | ۴ | اپریل ۱۹۲۷ء | مسلمان عورتوں کے حقوق کا مسئلہ (خیار و خلع و طلاق و تفریق میں) |
| ۸۰۔ | ۱۹ | ۵ | مئی ۱۹۲۷ء | ایضاً |
| ۸۱۔ | ۱۹ | ۶ | جون ۱۹۲۷ء | مسئلہ حقوق نسواں (کیا باپ کو اپنی لڑکی کے نکاح کا کامل اختیار ہے؟) |
| ۸۲۔ | ۲۰ | ۲ | اگست ۱۹۲۷ء | مسلمان عورتوں کے حقوق کا مسئلہ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۸۳۔ | ۲۰ | ۳ | ستمبر ۱۹۲۷ء | کیا ولی کی اجازت کے بغیر کوئی عورت نکاح نہیں کرسکتی ہے؟ |
| ۸۴۔ | ۲۰ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۷ء | نکاح بلا ولی |
| ۸۵۔ | ۲۰ | ۴ | ایضاً | معیار تاویل (لفظ صلوٰۃ قرآن شریف میں) |
| ۸۶۔ | ۲۱ | ۱ | جنوری ۱۹۲۸ء | مسئلہ حقوق نسواں |
| ۸۷۔ | ۲۱ | ۳ | مارچ ۱۹۲۸ء | اختیارات بدیعی |
| ۸۸۔ | ۲۱ | ۴ | اپریل ۱۹۲۸ء | مجلس العلمائے مدراس کا خطبہ صدارت |
| ۸۹۔ | ۲۱ | ۵ | مئی ۱۹۲۸ء | ایضاً |
| ۹۰۔ | ۲۱ | ۶ | جون ۱۹۲۸ء | مسئلہ حقوق نسواں |
| ۹۱۔ | ۲۲ | ۱ | جولائی ۱۹۲۸ء | حضرت عائشہؓ کی عمر ان کے نکاح کے وقت کیا تھی؟ |
| ۹۲۔ | ۲۲ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۸ء | ہندوستان میں علم حدیث |
| ۹۳۔ | ۲۲ | ۵ | نومبر ۱۹۲۸ء | ایضاً |
| ۹۴۔ | ۲۲ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۸ء | ایضاً |
| ۹۵۔ | ۲۳ | ۱ | جنوری ۱۹۲۹ء | ردشبہات (حضرت عائشہؓ کی عمر) |
| ۹۶۔ | ۲۳ | ۲ | فروری ۱۹۲۹ء | ہندوستان میں کتب حدیث کی نایابی کے بعض واقعات |
| ۹۷۔ | ۲۳ | ۶ | جون ۱۹۲۹ء | ہندوکش عالمگیر کے عہد کی دو عجیب ہندو کتابیں (مت اچھر اور ردکفر) |
| ۹۸۔ | ۲۴ | ۲ | اگست ۱۹۲۹ء | سنت |
| ۹۹۔ | ۲۴ | ۳ | ستمبر ۱۹۲۹ء | مذہب کا قانونی حصہ |
| ۱۰۰۔ | ۲۴ | ۴ | اکتوبر ۱۹۲۹ء | ہندوستان میں علم حدیث کی تاریخ کے چند گمشدہ اوراق |
| ۱۰۱۔ | ۲۴ | ۶ | دسمبر ۱۹۲۹ء | مسلمانان ہند کا نظام شرعی |
| ۱۰۲۔ | ۲۵ | ۳ | مارچ ۱۹۳۰ء | ظاہریہ کے عقائد اور المحلیٰ لابن حزم |
| ۱۰۳۔ | ۲۶ | ۱ | جولائی | پھر بحث سنت کچھ اور اختراعات والزامات |
| ۱۰۴۔ | ۲۶ | ۲ | اگست ۱۹۳۰ء | منصب نبوی (سیرت نبوی ﷺ کی چوتھی جلد کا مقدمہ) |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰۵۔ | ۲۷ | ۱ | جنوری ۱۹۳۱ء | مولانا حمید الدین فراہی |
| ۱۰۶۔ | ۲۷ | ۲ | فروری ۱۹۳۱ء | ایضاً |
| ۱۰۷۔ | ۲۸ | ۱ | جولائی ۱۹۳۱ء | وحی اور ملکہ نبوت |
| ۱۰۸۔ | ۲۸ | ۲ | اگست ۱۹۳۱ء | گلہ آشنا |
| ۱۰۹۔ | ۲۸ | ۳ | ستمبر ۱۹۳۱ء | ایمان (بطور اساسِ ملت اور بنیادِ عمل کے) |
| ۱۱۰۔ | ۲۸ | ۴ | اکتوبر ۱۹۳۱ء | ایضاً |
| ۱۱۱۔ | ۲۸ | ۶ | دسمبر ۱۹۳۱ء | ایام صیام (''حق گو'' کی تحقیق ایک غیر مولوی کی نظر میں) |
| ۱۱۲۔ | ۲۹ | ۱ | جنوری ۱۹۳۲ء | ایام صیام پر نظر ثانی |
| ۱۱۳۔ | ۲۹ | ۲ | فروری ۱۹۳۲ء | موحدون کی عید |
| ۱۱۴۔ | ۲۹ | ۳ | مارچ ۱۹۳۲ء | سرکار بھوپال کا عظیم الشان کارنامہ ''تحفظ حقوق زوجین'' |
| ۱۱۵۔ | ۲۹ | ۴ | اپریل ۱۹۳۲ء | رباعی |
| ۱۱۶۔ | ۳۰ | ۱ | جولائی ۱۹۳۲ء | ہندوؤں کا ایک عجیب فرقہ |
| ۱۱۷۔ | ۳۱ | ۲ | فروری ۱۹۳۳ء | سعدی کا ''سرائے اغلمش'' |
| ۱۱۸۔ | ۳۱ | ۳ | مارچ ۱۹۳۳ء | حکیم سنائی کے سنین عمر |
| ۱۱۹۔ | ۳۱ | ۴ | اپریل ۱۹۳۳ء | حاشیہ بیضاوی شاہ وجیہ الدین صاحب |
| ۱۲۰۔ | ۳۲ | ۱ | جولائی ۱۹۳۳ء | اردو کیونکر پیدا ہوئی؟ |
| ۱۲۱۔ | ۳۲ | ۲ | اگست ۱۹۳۳ء | لاہور کا ایک فلکی آلات ساز |
| ۱۲۲۔ | ۳۲ | ۳ | ستمبر ۱۹۳۳ء | مسلمانوں کی آیندہ تعلیم |
| ۱۲۳۔ | ۳۲ | ۴ | اکتوبر ۱۹۳۳ء | ایضاً |
| ۱۲۴۔ | ۳۲ | ۶ | دسمبر ۱۹۳۳ء | سفر افغانستان |
| ۱۲۵۔ | ۳۲ | ۶ | ایضاً | رہبانیت اور اسلام |
| ۱۲۶۔ | ۳۳ | ۱ | جنوری ۱۹۳۴ء | سفر افغانستان |
| ۱۲۷۔ | ۳۳ | ۲ | فروری ۱۹۳۴ء | ایضاً |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۸۔ | ۳۳ | ۳ | مارچ ۱۹۳۴ء | سیرۃ النبی ﷺ جلد چہارم پر تبصرہ (ایک منکرِ حدیث کی نظر سے اور اس کا جواب) |
| ۱۲۹۔ | ۳۳ | ۳ | ایضاً | سفر افغانستان |
| ۱۳۰۔ | ۳۳ | ۴ | اپریل ۱۹۳۴ء | سیرۃ النبی ﷺ جلد چہارم پر تبصرہ (عالم مثال و عالم برزخ) |
| ۱۳۱۔ | ۳۳ | ۴ | ایضاً | سفر افغانستان |
| ۱۳۲۔ | ۳۳ | ۵ | مئی ۱۹۳۴ء | غزنین کا سفر |
| ۱۳۳۔ | ۳۴ | ۱ | جولائی ۱۹۳۴ء | سفر افغانستان |
| ۱۳۴۔ | ۳۴ | ۲ | اگست ۱۹۳۴ء | ایضاً |
| ۱۳۵۔ | ۳۴ | ۳ | ستمبر ۱۹۳۴ء | ایضاً |
| ۱۳۶۔ | ۳۴ | ۳ | ایضاً | ''دہ فصل تبریزی'' |
| ۱۳۷۔ | ۳۴ | ۴ | اکتوبر ۱۹۳۴ء | کوئٹہ اور ملتان |
| ۱۳۸۔ | ۳۴ | ۴ | ایضاً | توضیح و توجیح |
| ۱۳۹۔ | ۳۴ | ۵ | نومبر ۱۹۳۴ء | ملتان سے لکھنو |
| ۱۴۰۔ | ۳۵ | ۲ | فروری ۱۹۳۵ء | نالندہ کی سیر |
| ۱۴۱۔ | ۳۵ | ۳ | اپریل ۱۹۳۵ء | توکل |
| ۱۴۲۔ | ۳۵ | ۵ | مئی ۱۹۳۵ء | صبر کا قرآنی مفہوم |
| ۱۴۳۔ | ۳۵ | ۶ | جون ۱۹۳۵ء | ایضاً |
| ۱۴۴۔ | ۳۷ | ۲ | فروری ۱۹۳۶ء | تاج محل اور لال قلعہ کے معمار |
| ۱۴۵۔ | ۳۷ | ۳ | مارچ ۱۹۳۶ء | ایضاً |
| ۱۴۶۔ | ۳۷ | ۴ | اپریل ۱۹۳۶ء | ایضاً |
| ۱۴۷۔ | ۳۸ | ۲ | اگست ۱۹۳۶ء | اسلام میں حیوانات کے ساتھ سلوک |
| ۱۴۸۔ | ۳۸ | ۳ | ستمبر ۱۹۳۶ء | سفر گجرات کی چند یادگاریں |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۴۹۔ | ۳۸ | ۶ | دسمبر ۱۹۳۶ء | کتب خانہ حمیدیہ بھوپال |
| ۱۵۰۔ | ۳۹ | ۲ | فروری ۱۹۳۷ء | خطبہ صدارت ہندوستانی اکاڈیمی اردو کانفرنس لکھنو |
| ۱۵۱۔ | ۳۹ | ۳ | مارچ ۱۹۳۷ء | ذبح عظیم |
| ۱۵۲۔ | ۳۹ | ۴ | اپریل ۱۹۳۷ء | خلیل اللہ کی بشریت |
| ۱۵۳۔ | ۳۹ | ۵ | مئی ۱۹۳۷ء | ایضاً |
| ۱۵۴۔ | ۳۹ | ۶ | جون ۱۹۳۷ء | خطبہ صدارت شعبہ علوم وفنون اسلامی |
| ۱۵۵۔ | ۴۰ | ۱ | جولائی ۱۹۳۷ء | ایضاً |
| ۱۵۶۔ | ۴۰ | ۳ | ستمبر ۱۹۳۷ء | لاہور کا ایک فلکی آلات ساز خاندان |
| ۱۵۷۔ | ۴۰ | ۴ | اکتوبر ۱۹۳۷ء | سند معانی جزیہ |
| ۱۵۸۔ | ۴۰ | ۵ | نومبر ۱۹۳۷ء | ہماری زبان انیسویں صدی میں |
| ۱۵۹۔ | ۴۰ | ۶ | دسمبر ۱۹۳۷ء | ہماری زبان بیسویں صدی میں |
| ۱۶۰۔ | ۴۱ | ۱ | جنوری ۱۹۳۸ء | جامعہ دارالسلام عمرآباد کا خطبہ اسناد |
| ۱۶۱۔ | ۴۱ | ۲ | فروری ۱۹۳۸ء | مقدمہ تفسیر جواہر |
| ۱۶۲۔ | ۴۲ | ۴ | اکتوبر ۱۹۳۸ء | مسلمانوں کی آیندہ تعلیم |
| ۱۶۳۔ | ۴۲ | ۶ | دسمبر ۱۹۳۸ء | مقالات شبلی جلد ہشتم کا دیباچہ |
| ۱۶۴۔ | ۴۳ | ۲ | فروری ۱۹۳۹ء | قرآن پاک کا تاریخی اعجاز |
| ۱۶۵۔ | ۴۳ | ۳ | مارچ ۱۹۳۹ء | عرب وامریکہ |
| ۱۶۶۔ | ۴۳ | ۳ | ایضاً | جواہر الاسرار میں کبیر کی بات چیت |
| ۱۶۷۔ | ۴۳ | ۴ | اپریل ۱۹۳۹ء | عرب وامریکہ |
| ۱۶۸۔ | ۴۳ | ۵ | مئی ۱۹۳۹ء | بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق |
| ۱۶۹۔ | ۴۳ | ۶ | جون ۱۹۳۹ء | تمہید |
| ۱۷۰۔ | ۴۴ | ۲ | اگست ۱۹۳۹ء | نامہ خسروی اور طریقہ اختلاف نماز |
| ۱۷۱۔ | ۴۴ | ۴ | اکتوبر ۱۹۳۹ء | حافظ امان اللہ بنارسی اور ان کی مسجد، خانقاہ اور مزار کے کتبے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۷۲۔ | ۴۵ | ۲ | فروری ۱۹۴۰ء | خطبہ صدارت شعبہ اردو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کلکتہ |
| ۱۷۳۔ | ۴۶ | ۴ | اکتوبر ۱۹۴۰ء | کیا قرآن رسول کا کلام اور انسانی تعلیمات سے ماخوذ ہے؟ |
| ۱۷۴۔ | ۴۶ | ۵ | نومبر ۱۹۴۰ء | وحی از روئے قرآن اور مدعی کا تضاد بیان |
| ۱۷۵۔ | ۴۶ | ۶ | دسمبر ۱۹۴۰ء | وحی کے اقسام |
| ۱۷۶۔ | ۴۷ | ۱ | جنوری ۱۹۴۱ء | ابوالبرکات بغدادی اور اس کی کتاب المعتبر |
| ۱۷۷۔ | ۴۷ | ۲ | فروری ۱۹۴۱ء | ایضاً |
| ۱۷۸۔ | ۴۷ | ۳ | مارچ ۱۹۴۱ء | مولانا سجاد کی یاد میں |
| ۱۷۹۔ | ۴۷ | ۳ | مارچ ۱۹۴۱ء | ابوالبرکات بغدادی اور اس کی کتاب المعتبر |
| ۱۸۰۔ | ۴۸ | ۳ | ستمبر ۱۹۴۱ء | اسلام۔ دونوں جہاں کی بادشاہی |
| ۱۸۱۔ | ۴۸ | ۴ | اکتوبر ۱۹۴۱ء | شریعت اسلام اور موجودہ ہندوستان میں کاشتکاروں کے حقوق |
| ۱۸۲۔ | ۵۲ | ۲ | اگست ۱۹۴۳ء | موت العالم موت العالم (مولانا اشرف علی تھانوی) |
| ۱۸۳۔ | ۵۲ | ۵ | نومبر ۱۹۴۳ء | حیاتِ شبلی |
| ۱۸۴۔ | ۵۲ | ۵ | ایضاً | دیباچہ (حیاتِ شبلی) |
| ۱۸۵۔ | ۵۲ | ۵ | ایضاً | فہرست (حیاتِ شبلی) |
| ۱۸۶۔ | ۵۳ | ۲ | فروری ۱۹۴۴ء | حکیم الامۃ کے آثار علمیہ |
| ۱۸۷۔ | ۵۳ | ۳ | مارچ ۱۹۴۴ء | قنوج |
| ۱۸۸۔ | ۵۳ | ۵ | مئی ۱۹۴۴ء | خطبہ صدارت مجوزہ اردو کانفرنس بنگال |
| ۱۸۹۔ | ۵۴ | ۶ | دسمبر ۱۹۴۴ء | ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت |
| ۱۹۰۔ | ۵۵ | ۱ | جنوری ۱۹۴۵ء | ایضاً |
| ۱۹۱۔ | ۵۵ | ۴ | اپریل ۱۹۴۵ء | خطبہ صدارت تاریخ ہند از منہ وسطی (۱۲۰۶۔۱۵۲۶ء) اجلاس آل انڈیا ہسٹری کانگریس مدراس |
| ۱۹۲۔ | ۵۵ | ۵ | مئی ۱۹۴۵ء | خطبہ صدارت اجلاس جمعیۃ العلماء صوبہ بمبئی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹۳۔ | ۵۶ | ۲ | اگست ۱۹۴۵ء | رومن کیتھولک تاریخ کی چند من گھڑت کہانیاں |
| ۱۹۴۔ | ۵۶ | ۳ | ستمبر ۱۹۴۵ء | الجہد والجہاد العلمی المعاش والمعاد (جامعہ حسینیہ راندیر میں تقریر) |
| ۱۹۵۔ | ۵۷ | ۴ | اپریل ۱۹۴۶ء | امت مسلمہ کی بعثت (سیرت النبی ﷺ جلد ہفتم کا ایک باب) |
| ۱۹۶۔ | ۵۸ | ۲ | اگست ۱۹۴۶ء | مرزا بیدل کیا عظیم آبادی نہ تھے؟ |
| ۱۹۷۔ | ۵۸ | ۵ | نومبر ۱۹۴۶ء | حاکم حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ (سیرۃ النبی ﷺ جلد ہفتم کا ایک باب) |
| ۱۹۸۔ | ۵۸ | ۶ | دسمبر ۱۹۴۶ء | خطبہ اسناد طبیہ اسکول پٹنہ ۱۹۴۴ء |
| ۱۹۹۔ | ۵۹ | ۳ | مارچ ۱۹۴۷ء | کچھ فتاویٰ تاتارخانیہ کے متعلق |
| ۲۰۰۔ | ۵۹ | ۵ | مئی ۱۹۴۷ء | اندراج نکاح وطلاق اور تقرر قضاۃ |
| ۲۰۱۔ | ۶۰ | ۴ | اکتوبر ۱۹۴۷ء | سیاسیات اسلام کے نظریے |
| ۲۰۲۔ | ۶۱ | ۴ | اپریل ۱۹۴۸ء | برمک اور پرمکھ |
| ۲۰۳۔ | ۶۲ | ۲ | اگست ۱۹۴۸ء | قومیت (ٹیگور کی کتاب نیشنلزم کے اردو ترجمہ پر مقدمہ) |
| ۲۰۴۔ | ۶۲ | ۳ | ستمبر ۱۹۴۸ء | ہندوستان کی اصلیت اور اس کے کچھ اصول |
| ۲۰۵۔ | ۶۶ | ۱ | جولائی ۱۹۵۰ء | جن سے میں متاثر ہوا |
| ۲۰۶۔ | ۶۶ | ۳ | ستمبر ۱۹۵۰ء | ملا خیر اللہ مہندس کے چند نئے رسائل |
| ۲۰۷۔ | ۶۶ | ۶ | دسمبر ۱۹۵۰ء | آہ! مولانا شروانی |
| ۲۰۸۔ | ۶۹ | ۲ | فروری ۱۹۵۲ء | اردو کا ماضی، حال اور مستقبل (نقوش سلیمانی طبع دوم کا مقدمہ) |
| ۲۰۹۔ | ۱۲۱ | ۳ | مارچ ۱۹۷۸ء | سیرۃ النبی ﷺ جلد ہفتم کا ایک باب |
| ۲۱۰۔ | ۱۲۱ | ۴ | اپریل ۱۹۷۸ء | عہد نبوی میں نظام حکومت کے مظاہر اور خصائص |
| ۲۱۱۔ | ۱۲۱ | ۵ | مئی ۱۹۷۸ء | ایضاً |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۱۲۔ | ۱۲۲ | ۳ | ستمبر ۱۹۷۸ء | اسلام میں حکومت کی حیثیت واہمیت |
| ۲۱۳۔ | ۱۲۲ | ۴ | اکتوبر ۱۹۷۸ء | ایضاً |
| ۲۱۴۔ | ۱۲۲ | ۵ | نومبر ۱۹۷۸ء | سلطنت اور دین کا تعلق |
| ۲۱۵۔ | ۱۲۲ | ۶ | دسمبر ۱۹۷۸ء | اسلامی ریاست کی اولین بنیاد (نظریہ خلافت) |
| ۲۱۶۔ | ۱۲۳ | ۱ | جنوری ۱۹۷۹ء | امت مسلمہ کی بعثت |
| ۲۱۷۔ | ۱۲۳ | ۲ | فروری ۱۹۷۹ء | قوت عاملہ یا قوت آمرہ |

قیام بھوپال (جون ۱۹۴۶ء تا اکتوبر ۱۹۴۹ء) کے دوران سید صاحب معارف کے لیے کوئی مستقل مضمون تو نہ لکھ سکے لیکن وفیات کے عنوان سے اپنے معاصرین کی وفات پر اپنے غمناک تاثرات کا اظہار کرتے رہے، وفیات لکھنا ان کا خاص فن ہو گیا تھا۔ یہ مضامین ہر اعتبار سے بڑے مفید اور اہم ہوتے تھے۔ سید صاحب کو تاریخ اور سیرت میں جیسی بصیرت حاصل تھی اس کی بڑی اچھی جھلک ان تحریروں میں ملتی ہے، کس حسن ترتیب اور تفصیل سے ان مرحومین کے زندگی کے واضح نقوش ان صفحات پر جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مرنے والوں کے سوانح حیات کو سید صاحب کسی بیاض میں بڑی پابندی اور احتیاط سے قلمبند کرتے رہے ہوں، اور وقت آنے پر ان کو معارف میں نقل کر دیتے ہوں۔ (۲۲)

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

''سید صاحب کا وہ معاصر خوش قسمت ہے جو ان کے سامنے وفات پائے اور ان کی ماتم گساری کی دولت اس کے حصے میں آئے۔'' (۲۳)

ذیل میں ہم سید صاحب کے ان مضامین کی فہرست پیش کرتے ہیں جو سید صاحب نے وفیات کے تحت مختلف شخصیات کے انتقال پر لکھے اور معارف کے صفحات کی زینت بنے۔ (۲۴)

## فیات

| نمبر شمار | جلد | شمارہ نمبر | تاریخ | شخصیات |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | ۵۳ | ۱ | جنوری ۱۹۴۴ء | مولانا محمد حفیظ اللہ |
| ۲۔ | ۵۴ | ۲ | اگست ۱۹۴۴ء | نواب بہادر یار جنگ |
| ۳۔ | ۵۴ | ۵ | نومبر ۱۹۴۴ء | مولانا الیاس کاندھلوی |
| ۴۔ | ۵۴ | ۶ | دسمبر ۱۹۴۴ء | چودھری خوشی محمد ناظر |
| ۵۔ | ۵۶ | ۱ | جولائی ۱۹۴۵ء | ضیاء الحسن علوی |
| ۶۔ | ۵۷ | ۳ | مارچ ۱۹۴۶ء | نواب فصاحت اللہ جنگ |
| ۷۔ | ۵۷ | ۴ | اپریل ۱۹۴۶ء | پروفیسر محمود خان شروانی |
| ۸۔ | ۵۹ | ۴ | اپریل ۱۹۴۷ء | حکیم حبیب الرحمٰن |
| ۹۔ | ۵۹ | ۶ | جون ۱۹۴۷ء | مولانا شاہ محی الدین پھلواری |
| ۱۰۔ | ۶۰ | ۴ | اکتوبر ۱۹۴۷ء | مولانا عمادی |
| ۱۱۔ | ۶۱ | ۳ | مارچ ۱۹۴۸ء | مولوی عبدالرزاق کانپوری |
| ۱۲۔ | ۶۱ | ۳ | ایضاً | نواب غلام احمد فلاحی مدراسی |
| ۱۳۔ | ۶۱ | ۵ | مئی ۱۹۴۸ء | ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری |
| ۱۴۔ | ۶۱ | ۵ | ایضاً | مولانا ثناء اللہ امرتسری |
| ۱۵۔ | ۶۱ | ۵ | ایضاً | راغب قادری بدایونی |
| ۱۶۔ | ۶۱ | ۵ | ایضاً | مولانا یعقوب بخش |
| ۱۷۔ | ۶۳ | ۴ | اپریل ۱۹۴۹ء | سید حسین |
| ۱۸۔ | ۶۵ | ۴ | اپریل ۱۹۵۰ء | شبیر احمد عثمانی |
| ۱۹۔ | ۶۵ | ۵ | مئی ۱۹۵۰ء | شیخ سید عبدالقادر |
| ۲۰۔ | ۶۸ | ۶ | دسمبر ۱۹۵۱ء | مولانا فضل الحسن حسرت موہانی |

معارف کی صورت میں سید صاحب کا فیضان آج بھی اپنی قدیم روایات کے ساتھ جاری ہے کیونکہ اسلام اور مسلمانوں سے متعلق جو تحقیقی سرمایہ، صرف معارف نے پیش کیا ہے اگر اسے جمع کیا جائے تو سینکڑوں معرکتہ الارا کتابیں شائع ہوسکتی ہیں۔ تاریخ اسلام اور اسلامی علوم و فنون کا شاید ہی کوئی پہلو یا تذکرہ ہو جو معارف کے صفحات میں اجاگر نہ کیا گیا ہو۔ اس علمی رسالہ نے ملک کا جو بلند پایہ علمی ذوق بنایا، اور مضمون نگاروں کو تحقیق و تلاش اور دقتِ نظر سے مضامین لکھنے کا جو سلیقہ سکھایا، پھر مستشرقین یا گمراہ مسلمان اہلِ قلم نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جب بھی زہر اگلا، اس کے خلاف اس میں جو تریاق پیش ہوا، وہ سب معارف ہی کے فیوض ہیں۔ بقول سید صباح الدین عبدالرحمان:

> ''اگر وہ کوئی اور علمی کام نہ بھی کرتے تو صرف معارف کی ادارت ہی ان کو زندۂ جاوید رکھنے کے لیے کافی تھی۔'' (۲۵)

## حوشی و حوالہ جات:

۱۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''سوانح حیات''، مشمولہ: ماہنامہ معارف (سلیمان نمبر)، مطبع معارف، اعظم گڑھ، مئی ۱۹۵۵ء، ص ۱۱

۲۔ الیاس اعظمی، محمد، ڈاکٹر، ''دارالمصنفین کی تاریخی خدمات''، خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۲۰۰۲ء، ص ۴

۳۔ ایضاً، ص ۱

۴۔ ایضاً، ص ۱۷۶

۵۔ ندوی، سید ابوالحسن علی، ''علامہ سید سلیمان ندوی''، مشمولہ: سید العلماء علامہ سید سلیمان ندوی، مرتبہ: ڈاکٹر اقبال محسن، الدائرۃ السلیمانیہ، کراچی، ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۵

۶۔ الیاس اعظمی، محمد، ڈاکٹر، ''دارالمصنفین کی تاریخی خدمات''، ص ۱۷۹

۷۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''سوانح حیات''، مشمولہ: ماہنامہ معارف (سلیمان نمبر)، ص ۱۱

۸۔ نگار سجاد ظہیر، ڈاکٹر، (مقدمہ) ''اشاریہ معارف''، مرتبہ: محمد سہیل شفیق، قرطاس، ۲۰۰۶ء، ص ۱۴

۹۔ ماہنامہ 'معارف'، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ج ۱، ش ۱، رمضان ۱۳۳۴ھ/ جولائی ۱۹۱۶ء

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ معین الدین ندوی، شاہ، ''حضرت الاستاذؒ کے دینی و علمی خدمات''، مشمولہ: ماہنامہ معارف (سلیمان نمبر)، ص ۲۱۰

۱۲۔ شذرات، ماہنامہ 'معارف'، جون ۱۹۵۰ء

۱۳۔ دیکھیے: ''مقالات سلیمان''، مرتبہ: سید صباح الدین عبدالرحمٰن/ شاہ معین الدین ندوی، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، جلد اول ۱۹۶۶ء، جلد دوم ۱۹۶۸ء، سوم ۱۹۷۱ء

۱۴۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''اخلاق و سیرت کے کچھ جلوے''، مشمولہ: ماہنامہ معارف (سلیمان نمبر)، ص ۷۰

۱۵۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''سوانح حیات''، محولہ بالا، ص ۱۳

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۶

۱۸۔ ایضاً، ص ۲۲

۱۹۔ شذرات، ماہنامہ 'معارف'، دسمبر ۱۹۳۲ء

۲۰۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''سوانح حیات''، محولا بالا، ص ۲۹

۲۱۔ دیکھیے: سہیل شفیق، محمد، ''اشاریہ معارف''، قرطاس، ۲۰۰۶ء، ص ۲۸۰

۲۲۔ رشید احمد صدیقی، پروفیسر، ''گنج گرانمایہ''، مشمولہ: ماہنامہ معارف (سلیمان نمبر) ص ۱۲۵

۲۳۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''سوانح حیات''، محولا بالا، ص ۳۹

۲۴۔ دیکھیے: سہیل شفیق، محمد، ''اشاریہ معارف''، ص ۶۲۵۔۶۳۷

۲۵۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ''سوانح حیات''، محولا بالا، ص ۴۱